اسلامی معاشرے میں عریانی وفحاشی پھیلانے کی پالیسی پر عمل کرنا بھی تھا۔

ہمیں امید ہے کہ آپ گذشتہ حکمرانوں کے انجام سے عبرت پکڑیں گے اور اللہ تعالی کے انتباہ کو اپنی ترجیحات میں سرِ فہرست رکھتے ہوئے ذرائع ابلاغ سے عریانی، فحاشی اور بے حیائی کے خاتمے میں مزید تاخیر نہیں کریں گے،ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی ایک ہی صورت ہے کہ عریانی وفحاشی کے دلدادہ گروپ سے اسے آزاد کرا کر ایسے لوگوں کے حوالے کردیا جائے جو "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی روح کے مطابق انہیں چلانے کی اہلیت و صلاحیت رکھتے ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

موت العالم موت العالم

جرات اور بہادری کا آفتاب غروب ہو گیا...

رئیس المناظرین مولانا حافظ عبد القادر روپڑی کا سانحہ ارتحال!

6 دسمبر کی شام سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی ممتاز عالمِ دین مناظرِ اسلام، عظیم اسکالر اور جماعت اہلحدیث پاکستان کے سرپرستِ اعلیٰ حضرت علامہ حافظ عبد القادر روپڑی (جو کہ جرات و بہادری کا آفتاب تھے) بھی غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا حافظ عبد القادر روپڑی ضلع امرتسر تحصیل انبالہ کے ایک گاؤں کمیر پور میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے آپ کا گھرانہ انتہائی دینی اور علمی اعتبار سے بلند مقام رکھتا تھا۔ تقریباً آپ کے تمام گھر والے حافظ قرآن تھے۔ حضرت حافظ روپڑیؒ نے دینی تعلیم جامعہ اہلحدیث روپڑ میں حاصل کی۔ آپ حضرت حافظ عبد اللہ محدث روپڑیؒ کی براہِ راست تربیت میں رہے۔ آپ نے درس نظامی سات سال میں مکمل کیا ،اس وقت آپ کی عمر سولہ برس تھی جب کہ دس سال کی عمر میں دو سال کے عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ حافظ صاحب نے دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد زیادہ توجہ مناظرے کی طرف دی۔ آپ نے دوران تعلیم ہی مناظرے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ آپ کے مناظرے جو بہت زیادہ مشہور ہوئے اور بے شمار لوگ جن مناظروں میں مسلمان ہوئے وہ مناظرے ہندوؤں، آریا سماج، مرزائیوں اور عیسائیوں کے خلاف تھے۔

اس گھرانے کی علمی اہمیت کی وجہ سے سعودی حکومت کے بانی شاہ عبد العزیز بن عبد الرحمٰن آل سعودؒ کا ان سے گہرا تعلق تھا۔ آج بھی سعودی حکومت حضرت حافظ صاحب کا احترام کرتی ہے۔ حافظ صاحب کا خاندان تحریکِ پاکستان میں بڑا سرگرم رہا ہے۔ آپ مسلم لیگ روپڑ کے صدر تھے۔ آپ نے روپڑ میں مسلم لیگ کے لیے اتنا